انجاز الحاجہ کا علمی مقام: معاصر علماء کے تاثرات کا جائزہ

The Academic position of Injāz Al-Ḥājjah: A Review of Contemporary Scholars' Views

Muhammad Asif Haroon
Lecturer Islamic Studies, Govt. Graduate College Civil Lines, Sheikhupura:
af.haroon27@gmail.com

Muhammad Hammad Atta
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore:
hammadatta595@gmail.com

Abstract:
The region of the sub-continent is quite rich in the service of Deen Hanif. Scholars here have performed remarkable feats in the service of the Qur'an as well as in the service of the Hadith. One of the scholars of this region is Maulana Muhammad Ali Janbaz, may Allah have mercy on him, who died in 2008, who did the work of Hadith service. You lived most of your life in Sialkot. He also has many works, but one of the prominent works is the Sharh "Injaz al-Hajah" of the famous book of hadith "Sunan Ibn-e-Majah". In this article, apart from Maulana's situation, the opinions of various scholars about this interpretation of the hadith will be mentioned.
Keywords: *Muhammad Ali Janbaz, Injaz Al-Hajah, Opinions of Scholars*

تمہید

دین اسلام میں قرآن مجید کے ساتھ احادیث مبارکہ کو بھی شریعت کے ماخذ کا درجہ حاصل ہے۔ احادیث مبارکہ میں اگرچہ الفاظ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں لیکن ان کا معنی و مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے ایسے افراد کا انتخاب فرمایا جنہوں نے اپنی زندگیاں اس کی خدمت اور حفاظت کے لیے وقف کر دیں۔ ان آئمہ حدیث نے بڑی محنت اور جستجو کے بعد امت کو احادیث مبارکہ کا ایسا ضخیم ذخیرہ عنایت فرمایا کی جس سے انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ محدثین عظام رحمہم اللہ نے احادیث کی جمع آوری کے لیے جو کتب تحریر کیں ان میں سے چھ کتب کو ایسا مقام ملا جو باقی کتب کے حصے میں

نہ آ سکا۔ اس مقام کے حصول کے پیچھے ان کتب کے مصنفین کی شب و روز کی انتھک محنت، کوشش، اخلاص اور للّٰہیت موجود ہے۔ ان کتب کو صحاح ستہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ صحاح ستہ میں شامل کتب میں سے ایک کتاب امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کی "السنن" بھی شامل ہے جسے عرف عام میں "سنن ابن ماجہ" کہا جاتا ہے۔ دیگر کتب احادیث کی شروح کی طرح سنن ابن ماجہ کی بھی بہت سی شروح تحریر کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک سیالکوٹ کے معروف عالم دین مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کی "انجاز الحاجۃ شرح ابن ماجہ" بھی ہے۔ یہ شرح 12 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس آرٹیکل میں اس شرح کے مصنف کے حالاتِ زندگی اوران کی شرح کے بارے مختلف علماء کی آراء کو ذکر کیا جائے گا۔

مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

انجاز الحاجۃ شرح ابن ماجہ کے مصنف مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ ہیں۔ ذیل کی سطور میں ان کے حالاتِ زندگی مختصراً بیان کیے جائیں گے۔

نام ونسب

آپ رحمہ اللہ کا نام محمد علی اور آپ کے والد کا نام نظام الدین تھا۔ آپ کے دادا میاں عمر دین وٹو اپنے گاوں "بدھو کے" کے نمبر دار تھے جو نواب ممدوٹ کی جاگیر کا حصہ تھا۔ آپ کا تعلق راجپوت وٹو برادری سے تھا[1]۔

پیدائش

مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ 1936ء کو گاؤں "بدھو کے" ضلع فیروز پور ریاست ممدوٹ میں پیدا ہوئے[2]۔

ابتدائی تعلیم

---

[1] جانباز، عبد الحنان، عبد العزیز سوہدروی، شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز احوال، افکار و آثار، (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2012ء)، ص59،60۔
Jānbāz, Abdul Hannan, Abdul Aziz Sohadravi, Sheikh ūḤadīth Maulānā Muḥammad Ali Jānbāz ahwāl, afkār wa āsār, (Lahore: Maktaba Quddūsiyah, 2012), pg, 59,60.

[2] محمد اسحاق بھٹی، دبستان حدیث، (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2008ء)، ص483۔
Muhammad Ishāq Bhattī, Dabistan-e- Ḥadīth,(Lahore:Maktaba Quddūsiyah,2008), pg 483.

مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کے گاوں میں ایک مولانا محمد رحمہ اللہ تشریف لائے جو جامعہ رحمانیہ دہلی کے فاضل تھے۔ لوگوں کی درخواست پر وہ وہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ نے انہیں مولانا محمد رحمانی رحمہ اللہ سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے قرآن مجید کے علاوہ کچھ ابتدائی کتب بھی ان سے پڑھیں۔ بعد میں ان کی ترغیب پر مدرسہ راجووال تشریف لے گئے جہاں تین ماہ تک تعلیم حاصل کی[3]۔

تعلیمی سفر

1951ء میں آپ رحمہ اللہ صوفی محمد عبداللہ وزیر آبادی رحمہ اللہ کے مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ میں تشریف لے گئے جہاں دو سال تک مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ 1952ء میں آپ رحمہ اللہ وزیر آباد میں مدرسہ دارالحدیث منانیہ میں تشریف لے گئے جہاں مولانا عبداللہ مظفر گڑھی رحمہ اللہ مدرس اور خطیب تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے مولانا عبداللہ سے کچھ کتب پڑھیں۔ اس کے علاوہ وہاں کے ایک دیوبندی عالم مولانا محمد رمضان سندھی رحمہ اللہ سے مقامات حریری اور شرح تہذیب کا درس لیا۔ 1953ء میں جب قادیانی تحریک چلی تو مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کو بھی گرفتار کیا گیا لیکن چند گھنٹوں کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد آپ رحمہ اللہ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ تشریف لے آئے جہاں مولانا محمد محدث گوندلوی اور مولانا ابوالبرکات رحمہم اللہ سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ 1957ء میں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لے گئے جہاں مولانا محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ تشریف لے جا چکے تھے۔ یہاں آپ رحمہ اللہ نے مولانا محمد گوندلوی کے علاوہ مولانا شریف اللہ خان سواتی اور پروفیسر مولانا غلام احمد حریری رحمہم اللہ سے بھی کچھ کتب میں استفادہ کیا[4]۔

اساتذہ کرام

مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ نے کئی اساتذہ سے کسبِ فیض کیا لیکن ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

---

[3] ملک عبدالرشید عراقی، سنن ابن ماجہ اور اس کی شرح انجاز الحاجہ مولفہ شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز، (سیالکوٹ: ادارہ جامعہ رحمانیہ، 2005ء)، ص30۔

Malik Abdul Rashīd Irāqī, Sunan Ibn Mājah and its Sharḥ Anjāz al-Ḥājjah author of Ḥadīth Sheikh Maulānā Muḥammad Ali Jānbāz, (a: Jamia Raḥmāniya Institute2005), p. 30.

[4] ایضا، ص30 تا32۔

Ibid, 30-32

مولانا ابو البرکات احمد رحمہ اللہ، مولانا محدث محمد گوندلوی رحمہ اللہ، پیر محمد یعقوب قریشی رحمہ اللہ، مولانا عبد الحمید ہزاروی رحمہ اللہ، پروفیسر غلام احمد حریری رحمہ اللہ، مولانا محمد خلیل صادق رحمہ اللہ، مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ، مولانا محمد رمضان رحمہ اللہ وغیرہ[5]۔

عملی زندگی

مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ 1958ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے فاضل ہوئے۔ 1959ء میں جامعہ سلفیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی سفارش پر آپ کو جامعہ میں استاذ مقرر کیا گیا جہاں آپ کے ذمہ درمیانے درجہ کے طلنہ کی کتب کی تدریس تھی۔ کچھ انتظامی امور کے علاوہ کتب خانہ کی ذمہ داری بھی آپ رحمہ اللہ کے پاس تھی۔ یہاں آپ رحمہ اللہ نے تین سال تک خدمات انجام دیں لیکن حالات کی تبدیلی کے باعث آپ رحمہ اللہ کے لیے وہاں رہنا مشکل ہو گیا[6]۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی اجازت، شیخ الدیث مولانا محمد اسحاق چیمہ رحمہ اللہ کے حکم اور حافظ محمد شریف سیالکوٹی رحمہ اللہ کی خواہش پر سیالکوٹ کی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث باغ ڈپٹی میں بطور مدرس تشریف لائے[7]۔ مسجد کے گردونواح میں ساری آبادی بریلوی تھی جو آئے روز تنگ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے طلبہ اور اساتذہ بہت پریشان تھے۔ 1963ء میں مولانا جانباز رحمہ اللہ نے حاجی خدا بخش مرحوم سے ملاقات کی اور ان کو مسجد ڈپٹی باغ کے حالات بتائے۔ اس پر حاجی خدا بخش مرحوم نے فرمایا: میرا بھی ایک دینی مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ ہے

---

[5] دبستان حدیث، ص484۔

Dabistan-e- Ḥadīth, pg 484.

[6] ملک عبد الرشید عراقی، سنن ابن ماجہ اور اس کی شرح انجاز الحاجۃ، ص35۔

Malik Abd al-Rashīd al-Irāqī, Sunan Ibn Mājah and his Sharḥ Anjāz al-Ḥājjah, p. 35.

[7] جانباز، عبد الحنان، عبد العزیز سوہدروی، شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز احوال، افکار و آثار، ص67۔

Jānbāz, Abdul Hannan, Abdul Aziz Sohadravi, Sheikh ūl Ḥadīth Maulānā Muḥammad Ali Jānbāz ahwāl, afkār wa āsār, pg 67

اگر آپ میرے پاس تشریف لے آئیں تو میرے لیے سعادت ہو گی۔ چنانچہ مولانا جانباز رحمہ اللہ مسجد ڈپٹی باغ سے میانہ پورہ تشریف لے گئے۔[8]

1964ء میں مسجد اہلحدیث میانہ پور میں حاجی خدا بخش مرحوم نے جامعہ ابراہیمیہ کے نام سے مدرسہ شروع کیا۔ مدرسہ کے تمام اخراجات حاجی خدا بخش مرحوم خود ہی برداشت کرتے تھے۔ مولانا جانباز رحمہ اللہ کے ساتھ مولانا عطاء الرحمٰن اشرف صاحب بھی تشریف لے آئے جو مسجد اہل حدیث ڈپٹی باغ میں ان کے نائب تھے۔ تعلیم و تعلم کا سلسلہ جامع مسجد اہل حدیث میانہ پور میں چلتا رہا۔

1969ء تک مدرسہ چلتا رہا لیکن اس کے بعد حاجی خدا بخش مرحوم نے مدرسہ کے اخراجات پورے کرنے سے انکار کرتے ہوئے مدرسہ بند کر دیا۔ چنانچہ 1970ء میں مولانا جانباز رحمہ اللہ جامع مسجد میانہ پور سے جامع مسجد اہل حدیث ناصر روڈ منتقل ہو گئے۔ مولانا عطاء الرحمٰن اشرف صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ یہاں 1979ء تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری و ساری رہا۔ چنانچہ 1980ء میں تعمیر مکمل ہوئی اور مدرسہ اپنی بلڈنگ میں منتقل ہو گیا۔ حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلویؒ نے افتتاح کیا۔ اسی سال تقریبِ صحیح بخاری میں حضرت محدث گوندلوی نے آخری حدیث کا درس دیا اور سیرتِ امام بخاری پر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے بڑی جامع و علمی تقریر ارشاد فرمائی۔[9]

ذاتی اوصاف

اخلاق و عادات کے اعتبار سے مولانا جانباز نہایت پاکیزہ انسان تھے۔ عزت، شرافت، قناعت اور وجاہت ان کی سیرت کا جوہر خاص تھی۔ زہد و ورع، تقویٰ و مہارت اور شمائل و اخلاق میں سلف صالحین اور علمائے ربانیین کے اوصاف کے حامل تھے۔ اتباعِ سنت میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے۔[10] مولانا جانباز رحمہ اللہ شروع سے ہی سادہ لباس

---

[8] ملک عبد الرشید عراقی، سنن ابن ماجہ اور اس کی شرح انجاز الحاجۃ، ص35۔
Malik Abd al-Rashīd al-Irāqī, Sunan Ibn Mājah and his Sharḥ Anjāz al-Ḥājjah, p. 35.

[9] ایضا، ص 35،36۔
Ibid, 35-36

[10] عبدالرشید عراقی، ایک مثالی عالم؛ شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ، ماہنامہ محدث، لاہور، اپریل 2010ء، MAGAZINE.MOHADDIS.COM تاریخ 26 مئی 2022ء۔

استعمال کرتے تھے۔ لباس، رہائش اور مزاج میں سادگی ان کی زندگی کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ نام و نمود کی خواہش سے سخت نفرت تھی۔ آپ رحمہ اللہ ایک کریم النفس اور شریف الطبع انسان تھے۔ اپنے پہلو میں ایک درد مند دل رکھتے تھے۔ دوستوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور ان کا خیال رکھتے۔ نہایت خوددار ہیں اور کبھی قناعت و استغناء کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ مولانا جانباز رحمہ اللہ نہایت مہمان نواز تھے۔ عزیزوں اور شاگردوں سے برابری کا سلوک کرتے اور ان کی تکلیف و مصیبت میں ان کے کام آتے۔ جاہ وریا کے بالکل طالب نہیں تھے۔ اپنی قیمت پہچانتے تھے اور اس کا صحیح اندازہ لگاتے تھے۔[11]

1.1. علالت ووفات

مولانا جانباز 2007ء کے شروع سے ہی علیل چلے آرہے تھے، لیکن علاج سے اُنہیں خاص افاقہ ہو گیا تھا۔ جامعہ رحمانیہ میں باقاعدہ آنا شروع کر دیا اور تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا۔ رمضان ۱۴۲۹ھ شروع ہوا تو مولانا نے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔ صرف گیارہ روزے رکھے تو دوبارہ بیماری کا حملہ ہوا۔ پہلے سیالکوٹ ہسپتال میں زیر علاج رہے، بعد میں لاہور ہسپتال میں بھی داخل کرا دیئے گئے، لیکن "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" چنانچہ مولانا کو سیالکوٹ واپس لایا گیا۔ دوائیاں استعمال کرتے رہے، لیکن کمزوری میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔[12] مولانا جانباز رحمہ اللہ بالآخر 13 دسمبر 2008ء بروز ہفتہ کو اس دار فانی سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئے۔[13]

تصانیف

Abdul Rashīd Irāqī, an exemplary scholar; Sheikh Al-Ḥadīth Maulānā Muḥammad Ali Jānbāz may God have mercy on him, Mahnāma Muḥaddith, Lahore, April 2010, MAGAZINE.MOHADDIS.COM Date 26 May 2022.

[11] ملک عبدالرشید عراقی، سنن ابن ماجہ اور اس کی شرح انجاز الحاجۃ، ص28۔

Malik Abd al-Rashīd al-Irāqī, Sunan Ibn Mājah and his Sharḥ Anjāz al-Ḥājjah, p. 28

[12] عبدالرشید عراقی، ایک مثالی عالم؛ شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ، ماہنامہ محدث، لاہور، اپریل 2010ء، MAGAZINE.MOHADDIS.COM تاریخ 26 مئی 2022ء۔

Abdul Rashīd Irāqī, an exemplary scholar; Sheikh Al-Ḥadīth Maulānā Muḥammad Ali Jānbāz may God have mercy on him, Mahnāma Muḥaddith, Lahore, April 2010, MAGAZINE.MOHADDIS.COM Date 26 May 2022.

[13] محمد علی جانباز، مولانا، احکام الوتر، (لاہور: دار البلاغ، 2009ء)، ص9۔

Muḥammad Ali Jānbāz, Maulānā, Aḥkām al-Watr, (Lahore: Dārul Balag, 2009), p.9.

مولانا جانباز عربی و اُردو کے بلند پایہ مصنف تھے جنہوں نے کئی کتب تصنیف فرمائیں۔ ان کی تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ اہمیتِ نماز، 2۔ صلوٰۃ مصطفی ﷺ، 3۔ معراج مصطفی ﷺ، 4۔ آل مصطفی ﷺ، 5۔ احکام سفر، 6۔ حرمت متعہ، 7۔ عورت کا سیاست میں حصہ لینے کی شرعی حیثیت، 8۔ نفحات العطر فی تحقیق مسائل عید الفطر، 9۔ احکام دعاو توسل، 10۔ ارکان اسلام، 11۔ توہین رسالت کی شرعی سزا، 12۔ تحفۃ الوریٰ فی تحقیق مسائل عید الاضحی، 13۔ دوران خطبہ دو رکعت پڑھنے کا حکم، 14۔ صفات المؤمنین، 15۔ احکام نکاح، 16۔ احکام عدت، 17۔ حرمت متعہ بجواب حلت متعہ، 18۔ احکام طلاق، 19۔ اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت، 20۔ احکام وقف و ہبہ، 21۔ رزق حلال اور رشوت، 22۔ احکام قسم و نذر، 23۔ مشورہ اور استخارہ کی شرعی حیثیت، 24۔ اسلام میں ووٹ کی شرعی حیثیت، 25۔ تحریک پاکستان اور موجودہ حکمران، 26۔ شرح اربعین ابراہیمی، 27۔ شرح اربعین ثنائیہ، 28۔ رمضان کیسے گزاریں؟، 29۔ شرح نخبۃ الاحادیث از مولانا سید محمد داؤد غزنوی، 30۔ اِنجاز الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ (عربی) ۱۲ر مجلدات[14]۔

علماء کی نظر میں "انجاز الحاجة شرح ابن ماجه" کی خصوصیات

"انجاز الحاجۃ" مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کی تحریر کردہ "سنن ابن ماجہ" کی شرح ہے۔ مولانا جانباز رحمہ اللہ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کی ترغیب پر 1984ء میں اس کی تحریر کا آغاز کیا۔ اس وقت آپ رحمہ اللہ نے تدریس کم کر دی اور صبح سے شام تک شرح لکھنے میں مصروف رہتے۔ پھر تھوڑے وقفے کے ساتھ شام سے رات تک شرح لکھتے رہتے۔ آپ رحمہ اللہ جتنا مسودہ تیار کرتے وہ مولانا محمد یونس مرجالوی رحمہ اللہ کے حوالے کر دیتے۔ وہ مسودے میں موجود حوالہ جات کو دوبارہ دیکھتے اور نظر ثانی کر کے مولانا عطاء الرحمٰن اشرف رحمہ اللہ کے سپرد کر دیتے۔ آپ رحمہ اللہ کی لکھائی بہت اچھی تھی۔ مولانا اس مسودے کو صاف کر کے اس میں سے صرف و نحو کی غلطی کو درست کرتے۔ یوں سولہ سال کے عرصہ کے بعد 2000ء میں شرح کا یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ یہ عربی زبان میں

---

[14] جانباز، عبد الحنان، عبد العزیز سوہدروی، شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز احوال، افکار و آثار، ص 119 تا 121۔
Jānbāz, Abdul Hannan, Abdul Aziz Sohadravi, Sheikh ūl Ḥadīth Maulānā Muḥammad Ali Jānbāz ahwāl, afkār wa āsār, pg 119 to 121

ہے اور اس کی بارہ جلدیں ہیں۔ اس کی پہلی جلد 2001ء اور آخری جلد 2008ء میں مولانا جانباز رحمہ اللہ کی وفات سے چند ماہ پہلے چھپی[15]۔ ذیل کی سطور میں اس شرح کے بارے مختلف علماء کی آراء کو تحریر کیا جائے گا۔

ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر رحمہ اللہ کی رائے

ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر رحمہ اللہ انجاز الحاجہ کے بارے تحریر فرماتے ہیں:

- ہر حدیث اور اس کی شرح کے آغاز میں کتاب کی ترتیب کے مطابق نمبر لگائے گئے ہیں جس سے مراجعت اور مطالعہ کرنے میں قاری کے لیے آسانی پیدا ہوئی ہے۔
- حدیث کی صحت وضعف کا حکم بھی ذکر کیا ہے جس کے لیے شارح نے تمام کتب سے استفادہ کیا ہے اور ان کا اعتماد عموماً علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم پر ہوتا ہے۔ ایسے ہی تخریج حدیث کا اہتمام بھی کیا ہے جس کے لیے عموماً کتب اطراف الحدیث اور معجم المفہرس پر اعتماد کیا ہے اور خود بھی کتب الاصول کی طرف مراجعت کی ہے۔
- تراجم رواۃ بھی جمع کیے ہیں اور جہاں پہلی مرتبہ راوی کا نام آیا ہے وہاں ذکر کیا ہے۔ آخر میں فہرس الاعلام بھی مرتب کر دی ہے۔
- حسب امکان متعلقہ کتب کی مدد سے اسماء الرجال اور اسماء الاماکن بھی ضبط کیے ہیں جن کی حدیث کی قراءت میں خاصی ضرورت ہوتی ہے۔
- حدیث کی وضاحت کے لیے ضروری الفاظ اگر کسی ایسی سند میں موجود ہوں جو سنن ابن ماجہ میں نہیں ہے تو اس کو تلاش کر کے شرح حدیث میں ذکر کر دیا ہے۔
- مذاہب فقہاء کو ان کی اصل کتب سے نقل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ سیاق وسباق سے ہٹ کر کسی غلط فہمی کا شبہ نہ رہے۔

---

[15] ایضاً، ص660

Ibid, P.660

- اقوال فقہاء کے دلائل ذکر کر کے کتاب و سنت سے ان کا جائزہ لیتے ہوئے ان پر نقد بھی کی ہے۔ دلائل کی روشنی میں راجح کی نشاندہی کی ہے اور اس میں کسی تعصب یا تکلف کا ثبوت نہیں دیا بلکہ احقاق حق کی اپنی سی کوشش کی ہے۔[16]

پروفیسر عبدالستار حامد صاحب کا نقطہ نظر

پروفیسر عبدالستار حامد حفظہ اللہ "انجاز الحاجۃ" کے مقدمہ کے بارے لکھتے ہیں: انجاز الحاجۃ کے آغاز میں ایک سو صفحات پر شارح مولانا جانباز رحمہ اللہ کا تحریر کردہ مقدمہ ہے جس کو "مقدمۃ الشارح" کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس میں علم حدیث کا مفہوم، موضوع، غرض و غایت، درایت حدیث، روایت حدیث، تدوین حدیث، تاریخ حدیث، کتابت حدیث، حدیث کی ضرورت و اہمیت اور حجیت کو ذکر کیا گیا ہے۔ مولانا جانباز رحمہ اللہ نے اس مقدمہ کو چھ فوائد میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

پہلا فائدہ

اس میں علم حدیث کا مفہوم، موضوع، غرض و غایت اور علم حدیث کی حدود و قیود کو تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس فائدہ کو دو فصلوں میں تقسیم کر کے فصل اول میں "علم روایت حدیث" کی تفصیلات اور فصل دوم میں "علم درایت حدیث" کے حقائق و معارف ذکر کیے ہیں۔

دوسرا فائدہ

اس میں تدوین حدیث کے ادوار، محدثین کی مساعی و مشکلات کے ساتھ کتب احادیث کی اقسام خصوصاً کتب ستہ کی خصوصیات و فوائد، آئمہ ستہ کی شروط قبول، کتب ستہ کے درجات و مراتب اور ان کے مولفین کے حالات و خدمات کا ذکر کیا ہے۔

تیسرا فائدہ

اس میں حدیث مبارک کی کتابت کا موضوع زیر بحث لایا گیا ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آئمہ ستہ کے دور تک کتابت حدیث کے مراحل اور دلائل کا احاطہ کرتے ہوئے فتنہ انکار حدیث کی بیخ کنی کی کوشش کی گئی ہے۔

---

[16] ایضا، ص676، 677۔

Ibid, pg. 676,677

چوتھا فائدہ

اس فائدے میں حدیث مبارک کی تشریعی حیثیت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت، افادیت اور حیثیت کے بارے میں قرآنی، حدیثی، تاریخی اور فقہی دلائل بالتفصیل ذکر کیے ہیں۔ مولانا جانباز رحمہ اللہ نے حدیث کے محفوظ و مامون ہونے اور دینی و تشریعی حجت ہونے کو عقلاً و نقلاً ثابت کیا ہے۔ نیز یہ ثابت کیا ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت کو تسلیم کیے بغیر قرآن مجید کو سمجھنا بھی ناممکن ہے۔

پانچواں فائدہ

مولانا جانباز رحمہ اللہ نے اس فائدے کے تحت برصغیر میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت و ترویج کا ذکر کرتے ہوئے سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ سے پہلے اور بعد کے محدثین کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان اصحاب علم و فضل اور ان کی کتب کا تعارف ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بہت سے علماء کے نام ذکر کرتے ہوئے ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے۔

چھٹا فائدہ

اس فائدے میں امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے حالات زندگی اور ان کی کتاب "سنن ابن ماجہ" کے بارے اہل علم و فضل کے اقوال و آراء بیان کیے ہیں۔ "سنن ابن ماجہ" کی پندرہ تعلیقات و شروح کا تعارف کرواتے ہوئے "انجاز الحاجۃ" تحریر کرنے کی وجوہات ذکر کی ہیں۔ نیز اس کتاب میں اپنا منہج و اسلوب ذکر کیا ہے اور کتاب کی تیاری و اشاعت میں معاون افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں ڈھیروں دعائیں دی گئی ہیں۔[17]

مولانا حافظ ریاض احمد عاقب اثری صاحب کی نظر میں

مولانا حافظ ریاض احمد عاقب اثری صاحب "انجاز الحاجۃ" کی خصوصیات کو "عصر حاضر میں ابن ماجہ کی ایک انمول شرح انجاز الحاجۃ خصوصیات کے تناظر میں" کے تحت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ یہاں صرف ان کی ذکر کردہ خصوصیات کو ذکر کیا جائے گا۔ تفصیل کے لیے "شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز احوال، افکار و آثار از عبدالحنان جانباز" میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت دیکھا جاسکتا ہے۔

---

[17] ایضا، ص708 تا711۔

Ibid, pg 708 to 711

بہترین مقدمہ، رواۃ حدیث کا تعارف، حدیث کی مفصل شرح، اختلافی مسائل میں راجح قول کی تعیین، تخریج الحدیث کا اہتمام، حکم حدیث کا التزام، ترجمۃ الباب کی وضاحت کا اہتمام، جدید تحقیق کا تذکرہ، متقدمین کے کلام کی تصحیح، مذہبی و مسلکی تعصب سے بالاتر، تاویلات کا رد، باطل نظریات کی تردید، اعتقادی منہج (صفات باری تعالیٰ کے متعلق سلف صالحین والا منہج)، معتمد مصادر و مراجع کا التزام۔

مولانا مبشر احمد ربانی صاحب کی رائے

مولانا مبشر احمد ربانی صاحب کا علمی حلقوں میں ایک اہم نام ہے۔ مولانا کی اس کتاب کے بارے آراء کو ذیل کی سطور میں ذکر کیا جائے گا۔

- مولانا نے ہمہ انواع کتب سے استفادہ کیا ہے جن کا وہ اپنی شرح میں جابجا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔[18]
- حدیث کا صرف حوالہ دینے پر اکتفاء ہی نہیں کرتے بلکہ علم رجال اور اصول حدیث کی روشنی میں اس کی استنادی حیثیت کو بھی واضح کرتے ہیں تاکہ قاری صحت کے حوالے سے کسی نتیجے پر پہنچ سکے۔[19]
- شرح حدیث سے پہلے راوۃ کا تعارف ذکر فرماتے ہوئے جرح و تعدیل کے اعتبار سے ان کے بارے کلام بھی کرتے ہیں[20]۔
- مولانا موصوف تخریج حدیث کے معاملے میں اصل کتاب کی طرف رجوع کرتے ہیں یا پھر کسی قابل اعتماد حوالہ پر اکتفا فرماتے تھے۔[21]
- اس شرح میں حدیث کی تخریج کے علاوہ اس کی فقہی و لغوی تحلیل بھی بڑے احسن پیرائے میں کی گئی ہے۔[22]

---

[18] ایضا، ص714

Ibid, pg. 714

[19] ایضا، ص715

Ibid, pg. 715

[20] ایضا، ص716

Ibid, pg. 716

[21] ایضا، ص717

Ibid, pg. 717

- حدیث کی شرح میں اختلاف مذاہب کو ذکر کرتے ہوئے مولانا جانباز رحمہ اللہ حدیث کے مخالف مذہب کی نشاندہی بھی کرتے تھے۔ علاوہ ازیں اختلاف کی صورتیں ذکر کرتے ہوئے احوط موقف کا تذکرہ بھی فرمادیتے۔[23]
- مولانا جانباز علیہ الرحمۃ منکرین حدیث کے بارے بڑا سخت اور ٹھوس موقف رکھتے تھے اور ان کو علماء ملحدین، مرتد اور کفار قرار دیتے تھے۔[24]

خلاصہ بحث

درج بالا سطور میں صحاح ستہ میں سے ایک کتاب "سنن ابن ماجہ" کی شرح "انجاز الحاجہ" از مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کے بارے بحث کی گئی ہے۔ تمہید کے بعد مصنف رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی ذکر کیے گئے ہیں جن میں ان کا نام و نسب، پیدائش، ابتدائی تعلیم، مختلف تعلیمی اسفار، اساتذہ کرام، عملی زندگی، ذاتی اوصاف اور علالت ووفات کے علاوہ ان کی تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان کی معروف تصنیف "انجاز الحاجۃ فی شرح سنن ابن ماجہ" کے بارے مختلف علماء کی آراء کو ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر رحمہ اللہ کی طرف سے اس کتاب کی بیان کردہ خوبیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان کے بعد پروفیسر عبد الستار حامد صاحب کی رائے کو ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب کے مقدمہ کے بارے چھ فوائد کا ذکر کیا ہے۔ پہلے فائدے میں علم اصول حدیث کا تعارف اور اس کی روایت و درایت کے حقائق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے فائدے میں تدوین حدیث کے ادوار، محدثین کی مساعی و مشکلات اور کتب حدیث کی اقسام کو ذکر کیا ہے۔ تیسرے فائدے میں کتابت حدیث کو ذکر کرتے ہوئے فتنہ انکار حدیث کی بیخ کنی کی گئی ہے۔ چوتھے فائدے میں حدیث شریف کی تشریعی حیثیت پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے پانچویں فائدے میں برصغیر میں ترویج حدیث کے بارے گفتگو کی گئی ہے۔ چھٹے فائدے میں امام ابن ماجہ، ان کی کتاب "السنن" اور اس کی شرح "انجاز الحاجہ" کے بارے فاضل مصنف کے طریقہ کار ذکر کرنے کی نشاندہی کی

---

[22] ایضا، ص719

Ibid, pg. 719

[23] ایضا، ص 720

Ibid, pg. 720

[24] ایضا، ص723

Ibid, pg. 723

گئی ہے۔ مزید براں مولانا حافظ عاقب احمد اثری صاحب کے اس شرح کے بارے تاثرات کے عنوانات کو ذکر کرتے ہوئے مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کی آراء کو ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے مصنف کی مختلف خدمات، کتاب میں اختیار کیے گئے منہج اور کتاب کی بعض خصوصیات کو ذکر کیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ ایک عمدہ شرح ہے جس نے اس کتاب کی دیگر شروح سے اہل علم کو ایک طرح سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کی اس خدمت حدیث کو قبول فرما کر ان کے لیے ذریعہ نجات اور درجات کی بلندی کا سبب بنائے۔ آمین۔